السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک کمپنی جس کے شرکا ہنود ہیں اوراس کمپنی میں سودی معاملات بھی جاری ہیں اور تجارت کا کام بھی ہے ہر ایک کی شاخ جداگانہ ہے اس کمپنی میں جو شخص جس شاخ میں روپیہ دے اس کو کمپنی مذکور منافع معین ایک خاص شرح سے دیتی ہے اور باقی منافع اس روپیہ کا حق المحنت میں کمپنی لیتی ہے اگر کوئی مسلمان تجارتی شاخ کمپنی مذکور میں دے اور منافع کا بشرح معین حصہ شش ماہی یا سالانہ لیتا رہے تو شرعاً درست ہے یا نہیں ؟ جواب مدلل بہ آیت و حدیث یا بہ سند فقہ کے ہونا ضروری ہے ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ مسؤل عنہا شرعاً درست نہیں ہے، کیونکہ جب کمپنی مذکور روپیہ دینے والے کو منافع معین ایک خاص شرح سے دیتی ہے تو یہ صورت شرکت فی التجارة کی نہیں ہوئی، بلکہ قرض کی صورت ہوگی کہ کمپنی مذکور روپیہ لے کر شش ماہی یا سالانہ ایک خاص شرح سے سود دیتی ہے ۔ روپیہ دینے والے کو نفع و نقصان سے کوئی غرض متعلق نہیں ۔ الغرض یہ صورت ربا کی صورتوں میں داخل ہے، جو شرعاً قطعی حرام ہے ۔ لقولہ تعالیٰ :

[وَحَرَّمَ الرِّبٰوا] [البقرة : ٢٧٥]

[اور سود کو حرام کیا]

(ہدایة کتاب الشرکة) : ''ولا تجوز الشرکة إذا شرط لأحدهما دراهم مسماة من الربح، لأنه شرط یوجب انقطاع الشرکة فعساه لایخرج إلا قدر المسمی لأحدهما، ونظیره فی المزارعة'' انتهی[1]

ہدایہ کی کتاب الشرکہ میں ہے کہ جب دونوں میں سے ایک کے لیے نفع سے معلوم دراہم کی شرط لگائی جائے تو شرکت جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ ایسی شرط ہے جو انقطاعِ شرکت کو واجب کرتی ہے، اس لیے کہ شاید اس (شراکت والی تجارت) سے اتنا ہی نفع ہو، جتنا ان میں سے ایک کے لیے مختص کر دیا گیا ہے اور اسی طرح مزارعت میں ہوتا ہے]

(ہدایہ کتاب المزارعة) : ''ولا تصح المزارعة إلا أن یکون الخارج شائعا بینهما تحقیقا لمعنی الشرکة، فإن شرط لأحدهما قفزانا مسماة فهی باطلة، لأن به تنقطع الشرکة، لأن الأرض عساها لا تخرج إلا هذا القدر، وصار کاشتراط دراهم معدودة لأحدهما فی المضاربة'' انتهی[2]

ہدایہ کی کتاب المزارعہ میں ہے کہ مزارعت صحیح نہیں ہوتی مگر اس طور پر کہ پیداوار دونوں میں معروف ہو، تاکہ شرکت کے معنی متحقق ہوں ۔ پس اگر دونوں نے متفق ہو کر ایک کے لیے کچھ معلوم قفیز شرط لگائے تو مزارعت باطل ہے، کیونکہ ایسی شرط کے ساتھ شرکتِ پیداوار منقطع ہو جائے گی، اس لیے کہ شاید زمین کی پیداوار اسی قدر ہو اور یہ ایسا ہو گیا جیسے مضاربت میں کسی ایک کے لیے معدود درہموں کی شرط لگائی گئی]

(ہدایة کتاب المضاربة) : ''ومن شرطها أن یکون الربح بینهما مشاعا لا یستحق أحدهما دراهم مسماة من الربح، لأن شرط ذلک یقطع الشرکة بینهما، ولا بد منها کما فی عقد الشرکة'' انتهی[3]

ہدایہ کی کتاب المضاربہ میں ہے کہ مضاربت کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ نفع ان دونوں میں مشترک ہو، ان میں سے کوئی بھی نفع میں سے دراہمِ معلومہ کا مستحق نہ ہو، کیونکہ ایسی شرط لگانا دونوں میں شرکت کو قطع کر دیتا ہے، حالانکہ شرکت لازمی ہے، جیسا کہ عقدِ شرکت میں ہوتا ہے]

---

[1] (الهدایة ٣/٩)

[2] (الهدایة ٤/٥٥)

[3] (الهدایة ٣/٢٠٢)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری](#)

کتاب البیوع، صفحہ:627

محدث فتویٰ